نکاح اور طلاق

فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا (نساء:34)

مرد عورتوں پر مسلط وحاکم ہیں اس لئے کہ خدا نے بعض کو بعض سے افضل بنایا ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کے حکم پر چلتی ہیں اور ان کے پیٹھ پیچھے خدا کی حفاظت میں (مال وآبرو کی) خبرداری کرتی ہیں اور جن عورتوں کی نسبت تمہیں معلوم ہو کہ سرکشی (اور بدخوئی) کرنے لگی ہیں تو (پہلے) ان کو (زبانی) سمجھاؤ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر ان کے ساتھ سونا ترک کردو اگر اس پر بھی باز نہ آئیں تو زدوکوب کرو اور اگر فرمانبردار ہو جائیں تو پھر ان کو ایذا دینے کا کوئی بہانہ مت ڈھونڈو بے شک خدا سب سے اعلیٰ (اور) جلیل القدر ہے (نساء: 34)

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا (4:35)

اور اگر تم کو معلوم ہو کہ میاں بیوی میں ان بن ہے تو ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو وہ اگر صلح کرا دینی چاہیں گے تو خدا ان میں موافقت پیدا کردے گا کچھ شک نہیں کہ خدا سب کچھ جانتا اور سب باتوں سے خبردار ہے (4:35)

أبغض الحلال إلى الله : الطلاق

اللہ رب العالمین کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔
(دهـ ك) عن ابن عمر. قال الشيخ الألباني : (ضعيف) انظر حديث رقم : 44 في ضعيف الجامع

طلاق کے لغوی معنی:

حل الوثاق مشتق من الإطلاق وهو الإرسال والترك

گرہ کو کھولنا یہ اطلاق سے مشتق ہے اس کے معنی چھوڑنے اور ترک کرنے کے ہیں۔

طلاق کے شرعی معنی:

حل قيد النكاح او بعضه

نکاح کی مکمل یا بعض گرہ کو کھولنا۔

قرآن کے دلائل

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ

اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ (بقرہ۲: ۲۳۶)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ

اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو۔ (طلاق:۱)

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهْيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا

انس بن سیرین کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا اور وہ حائضہ تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسے رجوع کر لینا چاہیئے۔

(بخاری: کتاب الطلاق: حالت حیض میں دی گئی طلاق شمار ہو گی)

طلاق کے درست ہونے پر سلف و خلف میں سے تمام علماء کا اتفاق ہے۔

طلاق کی حکم کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں:

۱) حرام: جبکہ بدعی ہو۔

۲) مکروہ: جب درست حالت کے باوجود بغیر کسی سبب کے دی جائے۔

۳) واجب: اس کی مختلف صورتیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب طرفین کے فیصلہ کرنے والےء جدائی وعلحیدگی کو ہی بہتر سمجھیں۔

۴) مستحب: جب عورت عفیف و پاکدامن نہ ہو یا شرعی واجبات مثلاً نماز وغیرہ میں ایسی کوتاہ ہو کہ اس پر جبرا ان اعمال کو لازم کردینا بھی ممکن نہ ہو۔

۵) جائز: جب مرد عورت کو اس کے برے اخلاق یا کسی اور وجہ سے ناپسند کرتا ہو۔

طلاق صرف مرد دے سکتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ

مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرکے ان کو ہاتھ لگانے (یعنی ان کے پاس جانے) سے پہلے طلاق دے دو۔(احزاب:۴۹)

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ

اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں یا تو حسن سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریق شائستہ رخصت کردو۔(بقرہ: ۲۳۱)

حدیث:

عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دیا پھر ان سے رجوع کر لیا تھا۔

(ابوداود)(

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِى امْرَأَةً وَإِنَّ فِى لِسَانِهَا شَيْئًا يَعْنِى الْبَذَاءَ. قَالَ « فَطَلِّقْهَا إِذًا ».

لقیط بن صبرہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیوی بہت ہی بد زبان ہے تو اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: تو اسے طلاق دے دو۔

(ابوداود: باب فی الاستنثار: ۱۴۲) (صحیح ابی داود: ۱۲۹)

طلاق کے مسائل

طلاق دینے کی شرطیں: عاقل، بالغ ہو، مجبور نہ کیا گیا ہو۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حالت نشہ میں موجود انسان اور مجبور شخص کی دی ہوئی طلاق درست نہیں۔

صحيح البخاري ـــ - (16 / 315)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

رُفِعَ القَلَمُ عَن ثَلَاثَةٍ

عَنِ المَجنُونِ المَغلُوبِ عَلَى عَقلِهِ حَتَّى يفِيقَ

وَعَن النَّائِمِ حَتَّى يستَيقِظَ

وَعَن الصَّبِيِّ حَتَّى يحتَلِم

قلم اٹھالیا گیا ہے، تین لوگوں سے ایسا پاگل جس کا پاگل پن اسکے عقل پر غالب ہو یہاں تک کہ درست ہو جائے۔اور سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔اور بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔) مسند احمد، داؤد، حاکم: علی، عمر رضی اللہ عنہما) (صحیح: صحیح الجامع: ۳۵۱۲ (

طلاق کی حالتیں اور ان کا حکم:

۱) اگر کوئی طلاق کے لئے مجبور کیا جائے

یہ طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالی نے تو مجبوری کی حالت میں شرکیہ کلمہ کہنے کی اجازت دی ہے جب کہ دل ایمان پر مطمئن ہونا چاہیئے۔اللہ تعالی نے فرمایا:

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

جو شخص ایمان لانے کے بعد خدا کے ساتھ کفر کرے وہ نہیں جو (کفر پر زبردستی) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔ بلکہ وہ جو (دل سے اور) دل کھول کر کفر کرے۔ تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہے۔ اور ان کو بڑا سخت عذاب ہوگا(نحل: 106)

۲) جو نشہ کی حالت میں طلاق دے

نشہ کی حالت میں دی گئ طلاق واقع نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کی گواہی بھی قبول نہیں کی جاتی بلکہ اس کا شمار اس وقت تک کے لئے پاگلوں میں ہوگا۔

نشہ کی حالت میں کہی گئی بات کا اعتبار شریعت بھی نہیں کرتی۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ

مومنو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو جب تک (ان الفاظ کو) جو منہ سے کہو سمجھنے (نہ) لگو نماز کے پاس نہ جاؤ۔ (نساء: ۴۳)

لاَ طَلاَقَ ، وَلاَ عِتَاقَ فِي إِغْلاَقٍ

حالت اغلاق میں نہ طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ ہی غلام آزاد ہوگا۔

(احمد، ابوداود، ابن ماجہ، حاکم) عن عائشۃ .

قال الشيخ الألباني : (حسن) انظر حديث رقم : 7525 في صحيح الجامع

اسی طرح جب ماعزاسلمی رضی اللہ عنہ سے زنا سرزد ہوگیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کامنہ سونگھیں کہ اس نے شراب تو نہیں پیا۔

۳)اگر کوئی مزاق میں طلاق دے :

تو یہ طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

ثَلاَثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلاَقُ وَالرَّجْعَةُ

تین چیزیں ایسی ہیں جو حقیقت میں بھی کی جائے تو واقع ہو جاتی ہے اور مزاق میں بھی کی جائے تو واقع ہو جاتی ہیں : نکاح، طلاق اور طلاق سے رجوع۔

(ابوداود، ترمذی) عن إبي هريرة . قال الشيخ الألباني : (حسن) انظر حديث رقم : 3027 في صحيح الجامع

۴)اگر کوئی غصہ کی حالت میں طلاق دے

غصہ کی تین حالتیں ہیں :

۱) وہ غصہ جو عقل کو ڈھانپ لے اور آدمی سمجھ نہ پائے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو ایسی حالت میں دی گئی طلاق بالاجماع واقع نہیں ہو گی۔

۲) وہ غصہ جو عقل کو بالکل زائل تو نہیں کر رہا ہے لیکن وہ مکمل ہوش میں بھی نہیں بلکہ جب غصہ اس سے دور ہوگا تو وہ اپنے عمل پر شرمندہ ہو جائے گا تو ایسی صورت میں دی گئی طلاق کے متعلق اختلاف ہے لیکن زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ بھی نہیں واقع ہو گی۔

۳) وہ غصہ جس میں جو جملہ وہ کہہ رہا ہے اس پر وہ قابو پا سکتا ہے اور اس کی عقل پر غصہ کی وجہ سے کچھ اثر نہیں پڑ رہا ہو تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔(زاد المعاد : ۲۱۵:۵)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لاَ طَلاَقَ ، وَلاَ عِتَاقَ فِي إِغْلاَقٍ

حالت اغلاق میں نہ طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ ہی غلام آزاد ہوگا۔

(احمد، ابوداود، ابن ماجہ، حاکم) عن عائشة . قال الشيخ الألباني : (حسن) انظر حديث رقم : 7525 في صحيح الجامع

۵) جو شخص گہرے صدمہ کی وجہ سے طلاق دے۔

ایسی طلاق بھی واقع نہیں ہوگی کیونکہ اس کی اور پاگل آدمی کی دماغی حالت ایک سی ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

رُفِعَ القَلَمُ عَن ثَلَاثَةٍ عَنِ المَجنُونِ المَغلُوبِ عَلَى عَقلِهِ حَتَّى يفِيقَ

وَعَن النَّائِمِ حَتَّى يستَيقِظَ وَعَن الصَّبِيِّ حَتَّى يحتَلِم

قلم اٹھالیا گیا ہے، تین لوگوں سے ایسا پاگل جس کا پاگل پن اسکے عقل پر غالب ہو یہاں تک کہ درست ہو جائے۔اور سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔اور بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔

(مسند احمد، داؤد، حاکم : علی، عمر رضی اللہ عنہما) (صحیح الجامع : ۳۵۱۲)

٦) کیا خرچہ نہ ہونے کی صورت میں حاکم میاں بیوی کے درمیان جداءی ڈال سکتا ہے۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو۔

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا

اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو۔ (بقرہ:۲۳۱)

۷)ایسی عورت جس کا خاوند لاپتہ ہو جائے

عن سعيد بن المسيب يقول قضى عمر بن الخطاب في المرأة تفقد زوجها ولا تدري ما الذي أهلكه أنها تربص أربع سنين ثم تعتد عدة المتوفى عنها ثم تنكح إن بدا لها

لاپتہ آدمی کی بیوی چار سال انتظار کرے، پھر شوہر کے فوت ہونے کی عدت گذارے یعنی چار ماہ دس دن اور اس کے بعد اگر چاہے تو شادی کر لے۔ (سنن سعید ابن منصور، مصنف عبد الرزاق:۷/۸۸)

۸)والدین کے حکم پر طلاق

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر کو کہا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دیں تو

فقال يا عبد الله بن عمر طلق امرأتك

اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: اے عبد اللہ بن عمر تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔(حسن) (ترمذی،ابن ماجہ: ۲۰۸۸)
لیکن جب امام احمد بن حنبل سے کسی جوان نے پوچھا کہ وہ کیا کرے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

هل ابوک مثل عمر؟

کیا تمہارے والد عمر کی طرح ہیں؟ (فتاوی المراہ المسلمہ: ۷۵۶:۲)

۹)بیوی کو حرام کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اذاحرم امراته ليس بشئى

اگر کسی نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا تو یہ کچھ نہیں ہے۔

اذا حرم الرجل عليه امراته فهو يمين يكفرها

جب آدمی اپنی بیوی کو حرام کرلے تو وہ قسم کا کفارہ ادا کرے گا۔ (بخاری:۵۲۶۶)

مطلقہ عورت

طلاق کی دو قسمیں ہیں:

طلاق سنی، طلاق بدعی

طلاق سنی:

۱)ایک ایک کرکے طلاق دی جائے
۲)حالت طہر (یعنی حیض یا نفاس کی حالت نہ ہو) اور ایسے مہینہ میں طلاق دی جائے جس میں ان دونوں نے مجامعت نہ کی ہو۔
۳)اس کی عدت مکمل ہونے تک اسے چھوڑ دیا جائے۔

سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ فَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیا جب حضرت عمر نے اس کا ذکر اللہ کے رسول ﷺ سے کیا تو اللہ کے رسول ﷺ کا چہرہ بدل گیا پھر فرمایا (انہیں کہو) کہ وہ رجوع کریں اور اسے روکے رکھیں یہاں تک کہ وہ پاک ہو جاءے پھر اسے حیض آءے پھر پاک ہو پھر اگر وہ طلاق دینا چاہے تو پاکی کی حالت میں طلاق دے جماع کرنے سے پہلے یہی عدت ہے جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے۔
صحیح البخاری ۔ - (15 / 199)

امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ سنت یہی ہے کہ ایک عورت کو تین طلاقیں دے اور ہر چہر میں ایک طلاق دے۔ (المغنی: ۱۰/۳۲۶)

طلاق بدعی کی قسمیں:

اوپر ذکر کردہ صورت کے علاوہ کسی اور صورت میں طلاق دینا حرام ہے۔
۱) طلاق بدعی یا تو تعداد کے اعتبار سے ہوگی۔
۲) یا پھر وقت کے اعتبار سے

طلاق بدعی باعتبار تعداد

ایک مرتبہ سے زیادہ طلاق کے الفاظ ایک ہی مرتبہ میں بلا کسی فصل کے کہے جائیں۔ اس طرح طلاق دینا درست نہیں جیسا کہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

عَن رَجُلٍ طَلَّقَ اِمرأته ثَلَاثَ تَطلِيقَاتٍ جَمِيعاً فَقَامَ غَضبَانَ ثُمَّ قَالَ : أَيُلعَبُ بِكِتَابِ الله وَأنَا بَينَ أظهُرِكُم

اللہ کے رسول ﷺ سے کہا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ساتھ تین طلاق دی تو اللہ کے رسول ﷺ غصہ سے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ کھلواڑ کیا جارہا ہے۔ اور میں تمہارے درمیان ہوں تو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! کیا میں اسے قتل نہ کردوں؟
(غایۃ المرام فی تخریج احادیث الحلال والحرام: صحیح: ۲۶۱) (نسائی)

دوسری طلاق پہلی عدت مکمل ہونے سے پہلے ہی دے دی جائے۔ یہ بھی طلاق بدعی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ

اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ دو کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو تو عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو۔
(طلاق: ۱)

طلاق بدعی وقت کے اعتبار سے

۱) حالت حیض یا نفاس میں طلاق دی جائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهْيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا

انس بن سیرین کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا اور وہ حائضہ تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اسے رجوع کر لینا چاہیئے۔

(بخاری: کتاب الطلاق: حالت حیض میں دی گئی طلاق شمار ہو گی)

۲) ایسے طھر میں طلاق دی جائے جس میں اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کی ہو

فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا

جب وہ پاک ہو جائے تو اسے مجامعت سے پہلے طلاق دے دے۔ (مسلم: ۳۷۲۷)

طلاق کے الفاظ:

۱) لفظ ہی طلاق کے لئے بنایا گیا ہو۔

صراحتاً الفاظ طلاق یوں ہو سکتے ہیں:

یا تو کھلے اور صراحتاً الفاظ میں ہوں گے: جیسے شوہر کہے میں نے تم کو طلاق دیا۔

یا کنایۃ (اشارہ) ہو جیسے گھر سے نکل جاو، تمہیں میرے ساتھ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں، میرے ساتھ مت رہو۔ وغیرہ۔ اگر یہ الفاظ طلاق کی نیت سے کہے جاءیں تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ جیسا کہ ایک دفعہ اللہ کے رسول نے اپنی کسی ایک بیوی سے کہا:

لقد عذت بعظيم الحقى باهلک

"تم نے ایک عظیم ذات سے پناہ مانگی ہے تم اپنے گھر چلی جاو۔" اور نیت طلاق کی تھی۔ تو وہ واقع ہوئی لیکن ایک صحابی کعب بن مالک نے جب اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے گھر چلی جاء و اور ان کی نیت طلاق کی نہیں تھی لہٰذا وہ طلاق بھی واقع نہ ہوئی۔

۲) الفاظ بظاہر اس کے لئے نہ ہوں لیکن جملہ طلاق پر دلالت کرے۔

مثلا کوئی شوہر اپنی بیوی سے کہے: اب تم طلاق شدہ ہو۔

یا کوئی شرط لگادے مثلا کہے: اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو طلاق ہے۔

اس کی چند صورتیں ہیں:

الف) طلاق کا انحصار کسی حالت پر ہو: جیسے اگر تم نے زنا کیا تو تمہیں طلاق ہے۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ اگر وہ شرط کو توڑ دیتی ہے تو طلاق ہو جائے گی۔

ب) یا تو طلاق کا انحصار قسم پر ہو مثلا: اللہ کی قسم! اگر تم باہر گئی تو تمہیں طلاق ہے۔

۳) کوئی یہ کہے کہ جب مہینہ ختم ہو گا تو تمہیں طلاق ہے۔

۴) کوئی قسم کھائے اور کہے کہ کہ اللہ کی قسم میں میرے اوپر اپنی بیوی کو طلاق دینا لازم ہے۔

یہ طلاق واقع نہیں ہو گی بلکہ بدعت ہے اور ایسا کرنے والے پر کفارہ واجب ہے جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس طرح کی قسم کھانے سے طلاق واجب نہیں ہوتی۔

اور کن کن طریقوں سے طلاق دی جا سکتی ہے

لکھ کرکے: مثلا کوئی شوہر کاغذ کے ٹکڑے یا ایس ایم ایس کے ذریعہ طلاق دے: کہ میری بیوی کو طلاق ہے۔ یہ طلاق فوراً واقع ہو جاتی ہے چاہے بیوی کو خبر ہو یا نہ ہو یا کوئی کاغذ پھاڑ دے یا ایس ایم ایس کو مٹا (ڈیلیٹ) کر دے۔

اشارہ سے : مثلاً ایک آدمی نہ بول سکتا ہو اور نہ ہی لکھ سکتا ہو بلکہ وہ اشارہ سے کہتا ہو یا کوئی متقی اور سچا کہے کہ اس نے طلاق دیا، یا کوئی ایسا طریقہ اختیار کرلے جسے اس تہذیب میں طلاق شمار کیا جاتا ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی، لیکن اس میں نیت کی شمولیت بھی ضروری ہے۔

اختیار دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں اختیار دیا لہٰذا ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو چنا لہٰذا ہم پر اس میں سے کچھ شمار نہیں کیا گیا۔ (بخاری: ۴۸۵۸)

کسی کو اپنا نائب متعین کردے:

ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ ہے: کہ جب ان سے ایسے آدمی سے متعلق دریافت کیا گیا جو اپنی بیوی کا معاملہ اپنے والد کے ہاتھ میں دے دیتا ہے (یعنی والد کو اجازت دے دیتا ہے کہ وہ اس کی بیوی کو طلاق دے) تو ان سب نے اس کی طلاق کو جائز قرار دیا۔ (الروضۃ الندیۃ: ۲/۱۱۹)

لیکن یہ دو شرطوں کے ساتھ درست ہے:

۱) طلاق واضح ہو۔

۲) یہ واضح ہو کہ وکیل کو ایک مرتبہ سے زیادہ طلاق دینے کا اختیار دیا گیا ہے یا نہیں؟

طلاق اور رجوع کے وقت گواہ کا ہونا

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا جو طلاق دے پھر رجوع کرلے اور اس پر گواہ نہ بنائے تو انہوں نے کہا: عورت کو طلاق دیتے وقت اور رجوع کرتے وقت گواہ مقرر کرلو۔ (صحیح ابی داود: ۱۹۱۵) (صحیح)

طلاق کی قسمیں:

۱) طلاق رجعی، ۲) طلاق بتہ / مغلظہ

۱) طلاق رجعی: جس میں شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہوتا ہے اور یہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد ہوتی ہے۔

۲) طلاق بتہ / مغلظہ: تیسری طلاق کے بعد جس میں شوہر کو رجوع کا حق نہیں حاصل ہوتا۔

طلاق رجعی: اس کی تین شرطیں ہیں:

۱) تین طلاق سے کم ہو یعنی ایک یا دو۔

۲) نکاح مکمل ہو چکا ہو۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ قَبلَ النِّکَاحِ

نکاح سے پہلے طلاق نہیں۔ (حسن صحیح، صحیح ابن ماجہ: ۱۶۶۷)

۳) بیوی یا کسی اور کی جانب سے زبردستی نہ ہو۔

طلاق رجعی کی عدت مکمل ہونے کے بعد شوہر نئے مہر اور نئے عہد کے ساتھ اسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔

طلاق رجعی سے متعلق چند احکامات

۱) یہ نکاح کے حدود کو ختم نہیں کرتا بلکہ شادی سے متعلق عام احکامات، بیوی کی مدد، اور تعلقات وہ قائم رکھ سکتا ہے۔ لیکن وہ نہ اس کے ساتھ سو سکتا ہے اور نہ ہی جماع اور بوسہ وغیرہ کر سکتا ہے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ تسلیم کیا جائے گا کہ اس نے رجوع کر لیا۔

۲) درمیان عدت اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو وہ ایک دوسرے کی میراث کے حقدار ہوں گے۔

۳) شوہر اس کی ضروریات کو پوری کرے گا۔

۴) اس کے ذریعہ سے طلاق کی جو تین حدیں ہیں اس میں سے ایک حد کم ہو جائے گی۔

۵) مہر کا آخری حصہ جسے شوہر روکے ہوئے ہو اس کی ادائیگی اس پر واجب نہیں یہاں تک کہ طلاق ثابت ہو جائے یا شوہر کی وفات ہو جائے۔

پہلی یا دوسری طلاق کی عدت مکمل ہونے یا تیسری طلاق دینے کے بعد شوہر رجوع نہیں کر سکتا بلکہ پہلی اور دوسری طلاق کی عدت کے بعد بیوی کو چھوٹ آزادی (البینونہ الصغری) مل جاتی ہے اور شوہر کو اسی سے رجوع کے لئے نیا نکاح کرنا ہوگا لیکن تیسری کے بعد کے احکامات الگ ہیں اور بیوی کو مکمل آزادی مل جاتی ہے جسے البینونہ الکبری کہا جاتا ہے۔ جس کے احکامات آگے بیان ہوں گے۔

البینونہ الصغری اور البینونہ الکبری:

بینونہ صغری کی چار صورتیں ہیں:

۱) شوہر بیوی کو پہلی یا دوسری طلاق دے یہاں تک کہ عدت مکمل ہو جائے اور وہ رجوع نہ کرے تو بیوی کو چھوٹی آزادی مل جاتی ہے۔

۲) اگر بیوی عہد و پیمان کے بعد شوہر کو اس کی مہر واپس کر دے تو بھی اسے چھوٹی آزادی مل جاتی ہے۔ جسے خلع کہا جاتا ہے۔

۳) اگر خلوت کے وقت دخول سے پہلے شوہر بیوی کو طلاق دے دے تو بھی اسے چھوٹی آزادی مل جاتی ہے اور اس صورت میں اس پر کوئی عدت بھی نہیں۔

۴) اگر دو حکم فیصلہ کریں یا قاضی کہے کہ ان میں طلاق کرا دی جائے تو ایسی صورت میں بھی بیوی کو چھوٹی آزادی مل جاتی ہے۔

بینونہ کبری کی ایک صورت ہے:

۱) اگر شوہر تیسری طلاق دے دیتا ہے تو کہتے ہی ساتھ بیوی کو بینونہ کبری یعنی بڑی آزادی مل جاتی ہے۔

ایسی طلاق پر ہونے والے احکامات

۱) یہ شادی کے بندھن کو کھول دیتی ہے اس سے ہنسی مذاق، یا اکیلے میں ملنا اور بغیر پردے کے ملاقات کا حق باقی نہیں رہتا۔

۲) وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

۳) شوہر کو بیوی کا خیال رکھنے اور اس کی ضروریات کو مکمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔
۴) اسے مہر کا آخری حصہ ادا کرنا ہوگا۔ یہ اس صورت میں ہوگا اگر اس نے مہر ابھی تک ادا نہ کی ہو۔